رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے ہمیں حسب ذیل تحائف بھیجے ہیں ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین ۔ مجلس ادارت)

اس بار ایک نادر تحفہ تو 'اسلامی نظریاتی کونسل کے رکنِ جلیل اور معروف عالم دین استاذ الاساتذہ حضرت علامہ سید محمد ذاکر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم نے ارسال فرمایا ہے اور وہ ہے حدیث کی کتاب مصنف عبدالرزاق کے اوراقِ گم گشتہ و باز یافتہ کا اردو ترجمہ (مع اصل کتاب کی فوٹو کاپی) اس کتاب کا نام الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف' رکھا گیا ہے۔ جو عین پر دال ہے۔

الحافظ الکبیر الامام ابی بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ کی مرتب کردہ مشہور زمانہ کتاب مصنف عبدالرزاق سے کون صاحب علم واقف نہیں ۔ یہ دوسری صدی ہجری میں مرتب ہونے والا مجموعہ حدیث نبوی ہے ۔ کتاب کی طباعت نو ۱۳۹۰ ھجری میں ہوئی تو اس میں یہ نقص تھا کہ ایک حصہ (دس ابواب) اس میں شائع ہونے سے رہ گیا جو اس کے قدیم مخطوطات میں موجود تھا مگر یہ مخطوطات مرور ایام کے ساتھ ناپید ہوتے گئے یا مفقود کر دئے گئے ۔ تلاش وجستجو **من جد وجد** کے مصداق بالآخر کامیاب ہوئی ۔ اس تلاش وجستجو کے سفر کا حال حضرت علامہ سید ذاکر حسین شاہ صاحب نے اردو ترجمہ کے آغاز میں مفصل بیان فرمادیا ہے۔

شاہ صاحب خود تو علیل ہیں اس لئے کم چلتے کم بولتے ہیں مگر ان کا قلم خوب چلتا اور خوب لکھتا ہے۔ دقیق عبارات کے ترجموں کی ان کے قلم کو عادت ہوگئی ہے اور وہ آنا فانا یہ کام کر جاتا ہے۔ قبلہ شاہ صاحب نے ابھی چند ہفتے قبل ہی ناموس رسالت پر خوبصورت کتاب ﴿ ناموس رسالت ادیان کی نگاہ میں ﴾ مرتب فرمائی ہے۔ جس کا عربی نام ﴿ **الھاویۃ للمتردین والشا تمین** ﴾ رکھا گیا ۔ اور اب اس کے فورا بعد دوسری کتاب جو ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل مصنف کے جزء مفقود کے ترجمہ پر مشتمل ہے' شائع ہوئی ہے۔ اللہ رب العالمین ہمارے جواں سال مصنفین کو بھی ایسی ہی ہمت وتوفیق عطا فرمائے کہ وہ تحقیقی کام کی طرف متوجہ ہوں اور مثبت تحریریں پیش کرسکیں۔

☆ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت قابل مذمت ہے ☆

ادارہ جامعہ الزہراء اہل سنت راولپنڈی نے یہ کتاب شائع کی ہے۔ جو شاہ صاحب کے زیر سرپرستی چلنے والا طالبات و بنات اسلام کی تعلیم و تربیت کا ایک شاندار ادارہ ہے۔ کتاب پر کوئی ہدیہ درج نہیں۔ لگتا ہے یہ اصحابِ ذوق کو بلاہدیہ' ہدیہ کی جاتی ہے۔ کتاب کے حصول کے لئے صاحبزادہ سید امجد فاروق شاہ صاحب اور صاحبزادہ سید حماد واجد شاہ صاحب سے درج ذیل پتہ پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

جامعہ الزہراء اہل سنت ۔ عثمان غنی کالونی مصریال روڈ ۔ راولپنڈی۔ فون 5682206۔

ایک اور تحفہ علامہ محمد صحبت خان کوہاٹی صاحب نے عنایت کیا ہے اور وہ ہے ذکرِ لطیف۔ یہ قاری محمد عبداللطیف صاحب امجد (علیہ رحمۃ الماجد) کی حیات وخدمات پر مشتمل ایک کتاب ہے جو ان کے تلامذہ نے مرتب کروائی ہے۔ مرتبان حافظان' عالمان 'نبلاانِ معتبران' وشابان علامہ محمد صحبت خان وسید محمد شاہ بخاری ہیں۔ کتاب کا ٹائیٹل جاذب نظر اور قاری صاحب کی لطیف شخصیت کے عین مطابق ہے۔ کاغذ نفیس استعمال ہوا ہے۔ مضامین تاثراتی اور تصاویر دل لبھاتی سی ہیں۔ عجلت مگر محبت سے ترتیب پانے والی اس کتاب میں زبان و بیان صاف ستھرے ہیں۔ ان کے تلامذہ نے اپنے استاذ محترم کی شخصیت کو اس کتاب کے ذریعہ جو خراج تحسین پیش کیا ہے' اور جس قدر خوبصورت کتاب مرتب کی ہے اسے دیکھ اور پڑھ کر یقیناً بہت سے اساتذہ کا جی چاہے گا کہ کاش ان کے تلامذہ بھی انہیں ایسا ہی تحفہ خراج عقیدت پیش کریں۔ مگر اس کے لئے مرنا شرط ہے۔ جیتے جی ہمارے ہاں کسی کی خدمات کا اعتراف کرنے کی ریت نہیں' اور پھر ہر استاذ کی قسمت میں ایسی شاندار کتاب کہاں؟ کیوں کہ اچھے اساتذہ کو' احترام وعقیدت رکھنے والے اور قاری صاحب کے شاگردوں جیسے وفادار شاگرد میسر آئیں تو جبھی بات بنتی ہے۔ اس کتاب نے تلامذہ کو یہ پیغام بھی دیا ہے کہ صرف عرس کردن و بریانی خوردن سے کچھ نہیں ہوتا' اپنے استاذ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کی خدمات تحریری صورت میں خوبصورت انداز میں شائع کی جائیں تا کہ دوسروں کے لئے یہ نمونہ ومثال بن سکیں۔

قاری عبداللطیف امجد صاحب سے اس زمانہ میں ہماری بھی نیازمندی رہی جب ہم دارالعلوم حنفیہ غوثیہ طارق روڈ کراچی میں استاذ العلماء حضرت علامہ شیخ الحدیث ابوالطاہر محمد رمضان صاحب دامت برکاتہم سے حدیث نبوی (ﷺ) کے اسباق پڑھ رہے تھے۔ دورہ حدیث شریف کی

☆☆☆ اتحاد امت وقت کی اہم ضرورت ہے ☆☆☆

اس کلاس کے تعلقات قبلہ قاری صاحب سے اچھے تھے کہ وہ اس مدرسہ میں شعبہ حفظ وتجوید کے نگراں تھے اور ہمارے استاذ گرامی شعبہ علوم اسلامیہ کی سرپرستی فرماتے اور صحاح ستہ کے اسباق پڑھایا کرتے تھے۔

قاری صاحب کی شخصیت جیسی نفیسی تھی ویسی ہی نفیس کتاب ان پر شائع ہوئی ہے وہ ہر وقت نفیس لباس میں ملبوس نظر آتے تھے اور گفتگو بڑی دھیمی فرماتے تھے۔ کئی مواقع پر انہوں نے اس خاکسار کو اپنے خوشی وغم میں شریک کیا اور متعدد بار مختلف مجالس میں خطاب کی دعوت دی۔ اللہ رب العزت ان کے درجات کو قرآن کریم کی خدمات کے طفیل مزید بلند فرمائے۔ (آمین)

ہفت روز فرائیڈے اسپیشل کے تبصرہ نگارِ خاص جناب ملک نواز احمد اعوان صاحب نے چند کتابیں ہمیں عنایت کی ہیں جو جدید مطالعاتی لٹریچر کے حوالہ سے بہت خوب ہیں۔ ان میں ڈاکٹر محمد ممتاز علی کی کتاب تہذیبی تصادم یا بقائے باہمی۔ جناب خرم مراد کی کتاب مغرب اور عالم اسلام ایک مطالعہ۔ اور یہودیت کو سمجھنے کے لئے اطہر رضوی صاحب کی کتاب (خدا کے منتخب بندے) خاص طور پر قابل ذکر ہے اور غالب گمان یہ ہے یہ کتاب وہ جلد ہی واپس مانگ لیں گے۔

بہرکیف تینوں کتابیں اپنے اپنے موضوع کے اعتبار سے خوب صورت کتابیں ہیں۔ اور ایسی تحریریں معروضی حالات سے آگہی کے لئے پڑھنا مفید ہیں۔ اول الذکر دونوں کتابیں ادارہ منشورات نے منصورہ ملتان روڈ لاہور سے شائع کی ہیں۔

جبکہ آخر الذکر کتاب فکشن ہاؤس ۱۸۔ مزنگ روڈ لاہور نے شائع کی ہے۔ اس کتاب کا نام صہیونیت کے اس مفروضے پر رکھا گیا ہے کہ "یہودی خدا کے منتخب بندے ہیں۔" اور انہیں دیگر خلق خدا پر ایک ایسی فوقیت حاصل ہے جس کا فیصلہ عرش پر ہو چکا ہے۔ اور ان کی فضیلت کی گواہی تمام آسمانی کتابوں میں مذکور ہے۔ جناب اطہر رضوی نے یہودیت کے اس خیال کی خوب خبر لی ہے اور دلائل سے رد کیا ہے۔ وہ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں اور اردو ادب میں ان کا بڑا کام ہے بنیادی طور پر وہ سیاسیات کے آدمی ہیں اور جامعہ کراچی سے سیاسیات میں ماسٹرز کے علاوہ لندن اسکول آف جرنلزم سے انہوں نے جرنلزم میں ماسٹرز کیا ہے۔ وہ عالمی سیاحت ومطالعہ انسانیت سے خصوصی شغف رکھنے والے پاکستانی ہیں۔ ان کی اس کتاب سے صہیونیت اور یہودیت کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ نیز

یہودیت کے بین الاقوامی شری مقاصد اور شرانگیز منصوبوں سے آگاہی ہوتی ہے۔ماضی قریب میں یہودیت نے کہاں کہاں کیا گل کھلائے ہیں' اطہر رضوی نے ان کا بڑی خوبصورتی سے احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ یہ بات سمجھنا آسان ہوجائے کہ بزعم خویش خدا کے یہ منتخب بندے (یا مردود بندے) کیسے بھیانک عزائم کے مالک ہیں۔

کتاب پر ملنے کا پتہ فکشن ہاؤس ۱۸۔مزنگ روڈ لاہور۔درج ہے۔۱۱۰صفحات پر مشتمل یہ مختصر سی کتاب اپنے قاری کو بور نہیں ہونے دیتی اور یہودیت کے کرتوتوں کے پردے چاک کرتی ہوئی یہودیت کا تعارف بھی پیش کرتی چلی جاتی ہے۔علمائے کرام کو ایسی کتب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے تاکہ انہیں فروعی دشمنوں (دیوبندی' مقلد' غیر مقلد شیعہ' وہابی وغیرہ) سے زیادہ اپنے اصلی دشمن جسے قرآن وسنت نے اعداء اللہ کہا ہے کے افکار وخیالات اور منصوبوں سے آگاہی ہوسکے اور وہ ان کے بارے میں عوام کو خبردار رکھ سکیں۔

Conclusion

Insurance, especially life insurance is an essential part of the social protection needed for any society. It has its rightful place in Islam but years of misunderstanding and misconception have created mental blocks against insurance in the Muslim culture. I believe Takaful or Co-operative Insurance is the right way forward towards the breakdown and removal of such mental blocks. This type of insurance has great deal to offer in Muslim countries where the spread of insurance per person and per cent of GDP can increase manifold if the system of takaful is projected correctly and understood properly. It can genuinely enlarge the insurance market in areas where traditional insurance has not been able to grow, as it should have done. This is true of personal lines, especially of life insurance or family takaful.

In order to create the essential trust and confidence, which is needed to remove the mental blocks just mentioned, the efforts to develop and manage takaful business must be genuine. Investors, entrepreneurs and insurers have good opportunity to take up the challenge of developing insurance business on Islamic principles. After all Takaful is intrinsically in accordance with the indigenous consumer needs.